© rasailojaraid.com

انسانی حقوق کا مسئلہ ہے۔ کیتھولک چرچ' سربیائی آرتھوڈکس چرچ اور بوسنیائی مسلمانوں کا پس منظر اور منظر ہے۔ اس کے علاوہ مذاہب کے درمیان اعتماد کی بحالی اور مصالحت کے امکانات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے)

(جارج ایف پاورز)

☆☆☆☆

ایران میں اسلامی ریاست اور مرجعیت کا بحران(۷)

مرجعیت کا ادارہ ۱۹ ویں صدی میں وجود میں آیا اور یہ شیعہ علماء کے حفظ مراتب کا جزو لاینفک بن چکا ہے۔ مرجع تقلید عوام اور حکومت وقت کے درمیان رابطے کا کام دیتا ہے۔ ۱۹۷۹ء میں انقلاب کے بعد شیعہ علماء اور سیکولر ریاست کے درمیان روایتی کشمکش ظاہری طور پر ختم ہو گئی۔ جب تک آیت اللہ خمینی زندہ رہے ان کی وقعت اور مقبولیت کے باعث بطور فقیہہ ان کی حیثیت اور اسلامی ریاست کی پوزیشن قائم رہی۔ تاہم جون ۱۹۸۹ء میں ان کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں کے لیے بڑے مسائل پیدا ہو گئے۔ نئے بحران کا مرکزی نکتہ یہ حقیقت تھی کہ مذہبی قیادت' جس نے ولایت فقیہہ کے اصول کی حمایت کی تھی' وہ کسی بھی بقید حیات مرجع کو جمہوریہ کا راہنما تسلیم کرنے کو تیار نہ تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اسلامی ریاست شیعہ علماء کے حفظ مراتب کے ایک اہم ستون کے ساتھ تنازعے میں پڑ گئی۔ صورت حال کی اصلاح کے لیے فقیہہ کی حاکمیت کے حامیوں نے جون ۱۹۸۹ء میں آئین میں تبدیلی کی اور راہنما کے لیے مرجعیت کے تقاضوں کو ختم کر دیا۔

انقلاب ایران کے گذشتہ ۱۷ سال کے عرصے میں ریاست اور مرجعیت کے ادارے کے درمیان اختلافات میں اضافہ ہوا ہے۔ اس عرصے میں کئی اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں ریاست کے مقابلے میں علماء کی پوزیشن کے از سرنو تعین کا آغاز ہوا' جس کا ایک ریاست کی صورت میں تصور بھی ممکن نہ تھا۔ ریاست کی سرپرستی اپنے ہاتھوں میں لینے کا مقصد ایران کی اسلامی قیادت کے پیش نظر دنیوی ریاست اور شیعہ علماء کے درمیان روایتی کشمکش کو ختم کرنا تھا۔ تاہم عملی طور پر کشمکش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ولایت فقیہہ کا مطلب یہ لیا گیا کہ ریاست پر متوسط اور نچلے درجے کے علماء کا تسلط ہو گا۔ جبکہ اعلیٰ درجے کے علماء (یعنی مراجع) تمام ہی ریاست کے بالمقابل کھڑے ہیں۔ یوں ایک بار پھر شیعہ مراجع ایک ریاست کے مقابلے پر ہیں' جسے وہ افراد چلا رہے ہیں' جن کو اپنی اہلیت کا دعویٰ مذہبی بنیادوں پر نہیں' بلکہ سیاسی اور انقلابی اسناد پر ہے۔

(مزیار بہروز)

© rasailojaraid.com